عتیق امجد[۱]
ڈاکٹر زاہدہ شبنم[۲]

قاعد امام کی امامت میں نماز

بیٹھ کر نماز پڑھانے والے امام کی امامت میں مقتدی نماز کیسے پڑھیں، بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر؟ یہ مسئلہ اہل علم کے ہاں مختلف فیہ ہے۔ اختلاف کی وجہ ذخیرۂ احادیث میں بظاہر مختلف روایات کا موجود ہونا ہے۔ ان روایات میں سے بعض ایسی ہیں جن میں رسولِ اکرم ﷺ کا بیٹھ کر جماعت کروانے کی بناپر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھنا، آپ کا قاعد (بیٹھے) امام کی امامت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دینا اور کچھ صحابہ کرام کا آپ کی وفات کے بعد بھی اس پر عمل کرنا ہے، جبکہ بعض روایات میں آپ ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھانے پر مقتدی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کا عمل بھی موجود ہے، لہذا اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔

ان دونوں قسم کی روایات میں سے ایک قسم کی روایات میں امام کی اقتدا لازم ہے اور امام کی اقتدا کے لازمی ہونے کے باعث امام کسی عذر کی وجہ سے جماعت بیٹھ کر کروائے تو مقتدیوں کے لیے لازم ہے کہ وہ بھی امام کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھیں۔ اس مفہوم کی احادیث مختلف مصادرِ حدیث میں موجود ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

① سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ »[۳]

"اور جب وہ (امام) نماز بیٹھ کر پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔"

② سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ کے پاس لوگ بیمار پرسی

۱ اسسٹنٹ پروفیسر... صدر شعبہ علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، جڑانوالہ
۲ اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور
۳ صحیح مسلم: ۹۳۰

کے لیے حاضر ہوئے تو

فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسًا فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا»[1]

"رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ اور اُنہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کی تو آپ ﷺ نے اُنہیں اشارہ کیا کہ تم بیٹھ جاؤ، پس وہ بیٹھ گئے۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: "بے شک امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی (اس کی امامت میں) بیٹھ کر نماز پڑھو۔"

③ سیدنا جابرؓ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہوئی ...

«فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا ...... الخ»[2]

"ہم نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور سیدنا ابو بکرؓ لوگوں کے لئے آپ ﷺ کی اتباع میں تکبیر کہہ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھا تو بیٹھنے کا اشارہ دیا۔ ہم بیٹھ گئے اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: "تم نے فارسیوں اور رومیوں کی طرح کیا، جب ان کے بادشاہ بیٹھے ہوں تو وہ کھڑے ہوتے ہیں، پس تم ایسا نہ کرو۔ تم اپنے ائمہ کی اقتدا کیا کرو، پس اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔"

④ سیدنا عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ کی جماعت میں

---

1 صحیح مسلم: ۴۱۲

2 صحیح لمسلم: ۹۲۸ ؛ صحیح ابن حبان: ۲۱۰۹ ؛ سنن ابی داؤد: ۶۰۲

تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُوْلُ الله إِلَيْكُمْ». قَالُوا: بَلَى نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الله قَالَ: «أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ الله وَمِنْ طَاعَةِ اللهِ طَاعَتِي؟» قَالُوا بَلَى، نَشْهَدُ أَنَّهُ مَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمِنْ طَاعَةِ اللهِ طَاعَتُكَ. قَالَ: «فَإِنَّ مِنْ طَاعَةِ اللهِ أَنْ تُطِيعُونِي وَمِنْ طَاعَتِي أَنْ تُطِيعُوا أمَرَاءكُم وإن صَلُّوا قعودًا فَصَلُّوا قعودًا»[1]

"کیا تم جانتے نہیں ہو کہ بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جس نے میری اطاعت کی، تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی اور میری اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں کہ جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور اللہ کی اطاعت میں سے ہی آپ کی اطاعت ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت یہ ہے کہ تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت یہ ہے کہ تم اپنے اُمرا کی اطاعت کرو۔ پس اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔"

⑤ سیدنا اُسید بن حضیرؓ سے مروی ہے کہ وہ لوگوں کی امامت کروایا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ان کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے...

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ إِمَامَنَا مَرِيضٌ، فَقَالَ: «إِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا»[2]

"تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا امام بیمار ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جب وہ (امام) بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی (اس کی اقتدا میں) بیٹھ کر نماز پڑھو۔"

مندرجہ بالا روایات سے واضح ہوتا ہے کہ نماز میں امام کی اقتدا لازمی ہے اور امام کی متابعت وموافقت ضروری ہے اور اگر امام کسی بھی عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی

---

۱ صحیح ابن حبان: ۲۱۰۹

۲ سنن ابی داود: ۶۰۷ ... قَالَ أَبُو دَاوُد: وَهٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ

امام کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھیں لیکن مندرجہ بالا روایات کے برعکس مصادرِ حدیث میں اس کے متضاد روایات بھی موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے اپنی مرض الموت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور سیدنا ابو بکرؓ اور باقی صحابہؓ نے آپ ﷺ کی اقتدا میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی، چنانچہ صحیح بخاری میں سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے:

① قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ...» الخ[1]

"جب رسول اللہ ﷺ پر بیماری شدت اختیار کر گئی تو سیدنا بلالؓ آپ کو نماز کی خبر دینے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سیدنا ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو جماعت کروائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک ابو بکر ایک نرم دل آدمی ہیں اور وہ آپ کے مقام (مصلیٰ) پر کھڑے نہیں ہوں گے اور لوگوں کو اُن کی آواز نہیں سنائی دے گی، اس لئے آپ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے تو بہتر ہوتا۔ آپ نے فرمایا: تم سیدنا ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو جماعت کروائے۔ میں نے سیدہ حفصہؓ کو کہا کہ وہ بھی نبی کریم ﷺ سے کہیں، سو حفصہ نے بھی (یہ بات) نبی کریم ﷺ کو کہی جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یوسفؑ کی خواتین کی طرح ہو۔ پس جب نماز شروع ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے نفس میں آسانی محسوس کی۔ پس آپ ﷺ دو آدمیوں کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے اور آپ کے پاؤں زمین پر نشان ڈال رہے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ مسجد (نبوی ﷺ) میں داخل ہوئے۔ جب سیدنا ابو بکرؓ نے آپ ﷺ کی آہٹ پائی تو پیچھے ہٹنا شروع کیا تو رسول اللہ ﷺ اُنہیں (ٹھہرنے کا) اشارہ کیا تو رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے یہاں تک کہ آپ ﷺ سیدنا ابو بکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ چنانچہ سیدنا ابو بکرؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے، سیدنا ابو بکرؓ آپ ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ سیدنا ابو بکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے۔"

② عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ

1 صحیح بخاری: ۷۱۳ ؛ صحیح مسلم: ۹۳۶

مَرَضِ رَسُولِ اللہ ﷺ قَالَتْ: بَلَی ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ... الخ[1]

"عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کاش آپؓ رسول اللہ ﷺ کی مرض الموت کی حالت میرے سامنے بیان کریں تو سیدہ عائشہؓ نے فرمایا: کیوں نہیں ضرور سنو، جب آپ ﷺ کی مرض شدت اختیار کر گئی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی نہیں یارسول اللہ ﷺ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے مِخْضَب (برتن) میں پانی رکھ دو۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں: پس ہم نے پانی رکھ دیا اور آپ ﷺ نے غسل کیا پھر آپ ﷺ چلنے لگے / اٹھنے لگے تو آپ ﷺ پر پھر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ (یہی مکالمہ مزید دو بار ہوا) آخر میں آپ ﷺ نے سیدنا ابو بکرؓ کے پاس آدمی بھیجا اور حکم فرمایا کہ وہ نماز پڑھائیں۔ بھیجے ہوئے شخص نے آکر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے۔ سیدنا ابو بکرؓ بڑے نرم دل انسان تھے، انہوں نے سیدنا عمرؓ کو فرمایا کہ تم نماز پڑھاؤ لیکن سیدنا عمرؓ نے فرمایا کہ آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ آخر (بیماری کے) دنوں میں سیدنا ابو بکرؓ نماز پڑھاتے رہے پھر جب نبی کریم ﷺ کو مزاج کچھ ہلکا معلوم ہوا تو آپ ﷺ دو آدمیوں کا سہارا لے کر جن میں سے ایک سیدنا عباسؓ تھے، ظہر کی نماز کے لیے گھر سے باہر تشریف لائے اور ابو بکرؓ نماز پڑھا رہے تھے پس جب سیدنا ابو بکرؓ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں اشارے سے اُنہیں روکا کہ پیچھے نہ ہٹو! پھر آپ ﷺ نے ان دونوں مردوں سے کہا مجھے ابو بکرؓ کے بازو بٹھا دو، چنانچہ دونوں نے آپ ﷺ کو حضرت ابو بکرؓ کے بازو میں بٹھا دیا۔ راوی نے کہا کہ پھر ابو بکرؓ آپ ﷺ کی پیروی کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے۔"

مذکورہ بالا دونوں قسم کی روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے اہل علم کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے

---

1 صحیح بخاری: ۶۸۷

اور درج ذیل چار آراء سامنے آتی ہیں:

① قاعد امام کے اقتدا میں مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں گے۔ اس قول کے قائلین میں سیدنا جابر بن عبد اللہ، سیدنا اسید بن حضیر، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا قیس بن فہد رضی اللہ عنہم وغیرہ اور امام احمد بن حنبل، اسحٰق اور امام اوزاعی وغیرہ شامل ہیں۔[1]

② امام بیٹھ کر جماعت کرواہی نہیں سکتا، اگر امام کو کوئی عذر یا بیماری وغیرہ لاحق ہو تو وہ امامت کے لیے اپنا نائب بنائے۔ یہ امام مالکؒ کا موقف ہے۔[2]

③ جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ امام کسی عذر وغیرہ کی بنا پر بیٹھ کر جماعت کرواسکتا ہے لیکن مقتدی قاعد امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے۔ اس نظریہ کے حاملین میں سے امام سفیان ثوری، امام عبد اللہ بن مبارک، امام ابو حنیفہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم، اہل الحدیث اور اصحاب الرائے وغیرہ شامل ہیں۔[3]

④ بعض اہل علم ان دونوں قسم کی روایات میں تطبیق دیتے ہوئے یہ رائے رکھتے ہیں کہ اگر امام کھڑے ہو کر نماز کی ابتدا کرے اور اثنائے نماز میں کسی عذر یا ضرورت کی بنا پر امام کو بیٹھنا پڑ جائے تو بیٹھ سکتا ہے لیکن مقتدی کھڑے رہیں گے اور اگر امام بیٹھ کر نماز کی ابتدا کرے تو مقتدی بھی امام کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھیں گے، دوسری تطبیق کی یہ صورت بھی بتائی گئی ہے کہ قاعد امام کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنا مستحب ہے اور کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا بیانِ جواز کے لیے ہے یعنی کہ سیدنا ابو ہریرہؓ والی حدیث «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ»[4] وجوب پر دلالت کرتی ہے جبکہ دوسری حدیث (مرض الوفات والی نماز) استحباب پر دلالت کرتی ہے اور وجوب کو منسوخ کرتی ہے۔

---

۱ شرح مسلم از امام نووی ۲/ ۱۵۸۹

۲ صحیفہ ہمام بن منبہ: ص ۱۴۹

۳ شرح مسلم از امام نووی: ۲/ ۱۵۸۹

۴ صحیح بخاری: ۷۲۲

یہ تطبیق امام احمد اور ان کے اصحاب نے دی ہے نیز امام ابن خزیمہ، ابن حبان اور ابن منذر بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔[1]

اب اہل علم کی ان چاروں مختلف آرا کے دلائل کا تجزیہ کیا جاتا ہے:

① جن اہل علم کا یہ موقف ہے کہ قاعد امام کے پیچھے مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں گے وہ آغاز میں سیدہ عائشہؓ سے مروی (حدیث نمبر ۲) سے استدلال کرتے ہیں، جس میں امام کی اقتدا کا حکم دیا گیا ہے۔ سو امام کی اقتدا کا تقاضا یہ ہے کہ مقتدی امام کی نماز کے تمام احوال میں متابعت کرے کیونکہ امام کی متابعت کرنا واجب ہے اور مقارنت، مسابقت اور مخالفت کرنا متابعت کی نفی ہو گا، لہٰذا اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو امام کی اتباع میں مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں چنانچہ نبی ﷺ گھوڑے سے گرے تو آپ ﷺ نے زخمی ہونے کی بنا پر جب بیٹھ کر نماز پڑھی تو صحابہ کرامؓ نے بھی آپ ﷺ کی اتباع میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے واضح الفاظ میں مندرجہ بالا حکم دیا۔

اس قول کے قائل آغاز میں مذکور سیدنا اسیدؓ کے واقعہ (حدیث نمبر ۵) سے بھی استدلال کرتے ہیں جس میں نبی کریم ﷺ نے بیٹھے ہوئے امام کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ نیز اس قول کے دلائل میں سیدنا جابر کی حدیث (نمبر ۳)، اور سیدنا ابوہریرہ کی حدیث (نمبر ۱) بھی شامل ہیں۔

اس نظریہ کے حامی سیدنا جابر، سیدنا ابوہریرہ، سیدنا قیس بن فہد اور سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہم کے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے کے موقف کو پیش کرتے ہوتے کہتے ہیں کہ اگر قاعد امام کی امامت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت ہوتی یا پھر یہ روایات منسوخ ہوتیں تو مندرجہ بالا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیونکر نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اس طرح نماز پڑھتے اور پڑھاتے اور صحابہؓ کا اس طرح نماز پڑھانا صحیح اسانید کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے۔[2]

ان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ سیدنا ابوہریرہؓ کا نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد یہی فتویٰ

---

۱ صحیفہ ہمام بن منبہ: ص ۱۵۰؛ المغنی از ابن قدامہ: ۲/ ۴۸-۴۹

۲ فتح الباری: ۲/ ۲۲۹

تھا اور سیدنا جابرؓ اور سیدنا اسیدؓ نے بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور مقتدیوں کو بیٹھنے کا حکم دیا۔[1]

امام ابن منذرؒ کہتے ہیں کہ صحابی اپنی مروی عنہ کو زیادہ جانتا ہوتا ہے اور چار صحابہؓ کا ان احادیث (نبی کریم ﷺ کی امامت میں مقتدیوں کا بیٹھ کر نماز پڑھنے والی) کو بیان کرنا، پھر اس کے مطابق آپ ﷺ کی وفات کے بعد عمل کرنا اور اس کے مطابق فتویٰ دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ قاعد امام کی اتباع میں مقتدیوں کو بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنا ہوگی۔[2]

امام ابن حبان نے تو اس پر صحابہؓ کے اجماعِ سکوتی کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ چار صحابہ کرامؓ کا اس پر عمل اور کسی ایک صحابیؓ سے بھی اس کے خلاف عمل یا فتویٰ کا ثابت نہ ہونا صحابہ کرامؓ کے اجماع کی دلالت کرتا ہے۔[3]

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی طرح امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔[4]

② اس مسئلہ میں دوسرا موقف امام مالک اور امام حسن بصری کا ہے جو قاعد امام کی امامت کے جواز کے ہی قائل نہیں ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ امام وقت جب بیمار ہو یا کسی عذر کی بنا پر جماعت کھڑے ہو کر نہ کرواسکے تو امام کو اپنا نائب بنانا چاہیے اور وہ خود جماعت نہ کروائے۔[5] آپ اپنے اس موقف کے حق میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے خود نماز پڑھانے کے بجائے سیدنا ابو بکرؓ کو اپنا خلیفہ بنایا اور حکم دیا کہ وہ ان کی جگہ امامت کا فریضہ سرانجام دیں اور وہ آخری مرض الموت والی حدیث پیش کرتے ہیں۔[6]

جبکہ سیدنا ابو بکرؓ نے آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں سترہ نمازوں کی امامت کروائی ہے۔

---

١ ایضاً
٢ ایضاً
٣ فتح الباری: ٢/٢٢٩
٤ فتح الباری: ٢/٢٢٩
٥ صحیفہ ہمام بن منبہ ص: ١٤٩
٦ صحیح بخاری: ٧١٣؛ صحیح مسلم: ٩٣٦

ان سترہ نمازوں میں سے ایک میں آپ ﷺ نے صرف ایک بار بیٹھ کر نماز پڑھائی ہے۔ امام مالک یہ روایت بھی پیش کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

فأما ماروي من قوله: «إذا صلى الإمام جالسا فصلوا جلوسا أجمعين» فقد روي ذلك وقد جاء ما قد نسخه[1]

آپ ﷺ سے جو یہ مروی ہے «إذا صلى الإمام جالسا فصلوا جلوسا أجمعين» کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو، تو اس کا نسخ بھی تو آچکا ہے۔

امام حازمی لکھتے ہیں:

"فقالت طائفة: لا يؤم القاعد القائمين. فإن صلوا لم يجزهم وبه قال مالك و محمد بن الحسن[2]

”ایک جماعت کہتی ہے کہ قاعد امام کھڑے مقتدیوں کی امامت نہ کروائے، اگر انہوں نے قاعد امام کے پیچھے نماز پڑھ لی تو ان سے کافی نہیں ہو گی، امام مالک اور محمد بن حسن نے بھی یہی کہا ہے۔“

③ اس سلسلہ میں تیسرا موقف جمہور اہل علم جن میں امام ابو حنیفہ، امام شافعی، عبد اللہ بن مبارک اور اصحاب ائمہ کے ساتھ اہل الحدیث کا ہے، ان کے دلائل حسب ذیل ہیں:

۱۔ جمہور اہل علم اپنے موقف کے حق میں رسول اکرم ﷺ کی مرض الموت والی آخری نماز کو بطورِ دلیل پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جب یہ آخری نماز بیٹھ کر پڑھائی تو سیدنا ابو بکرؓ اور تمام مقتدی صحابہؓ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ سیدہ عائشہؓ سے مروی اس حدیث کا متن و ترجمہ پیچھے مضمون کے چوتھے صفحہ پر بیان ہو چکا ہے۔

۲۔ اس موقف کے حاملین کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ قیام پر قادر نمازی بیٹھ کر نماز ادا کر ہی نہیں سکتا، رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: «صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا. فَإِنْ لَمْ

١ موطا امام محمد شیبانی: ص ۱۱۷

٢ حازمی، الاعتبار، ص: ۱۰۹

تَسْتَطِعْ، فَعَلَى جَنْبٍ»[1]

"سیدنا عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر کی شکایت تھی، میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا: تو آپ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر پڑھ لو۔

۳۔ اگر قاعد امام کی اتباع میں مقتدیوں کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا پہلا حکم بدستور جاری ہوتا تو رسول اکرم ﷺ اس نماز کے اعادہ کا حکم دیتے لیکن آپ ﷺ نے اعادہ کا حکم نہیں دیا جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا پہلا حکم (جو گھوڑے سے گرنے پر نماز پڑھائی یا گھر میں نماز پڑھائی) « فإذا صلى جالسا فصلوا » منسوخ ہے اور آپ ﷺ کی اقتدا میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ناسخ ہے۔

④ مسئلہ زیر بحث میں چوتھا موقف امام احمد بن حنبل کا ہے جنہوں نے دونوں مختلف و متضاد قسم کی روایات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جن احادیث میں آپ ﷺ نے «فاذا صلى جالسا فصلّوا جلوسا» ارشاد فرمایا ہے وہ وجوب کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ امر برائے استحباب ہے۔ لہٰذا اگر امام کسی عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر دونوں طرح نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن قعود (کھڑے ہونے) کی صورت اولیٰ ہے۔[2]

امام احمدؒ نے اس کے علاوہ اس طرح بھی تطبیق دینے کی کوشش کی ہے کہ اگر امام بیٹھ کر نماز کی ابتدا کرے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں لیکن اگر امام کھڑے ہو کر نماز کا آغاز کرتا ہے اور اثنائے نماز کسی ضرورت یا عذر کی بنا پر اسے بیٹھنا پڑ گیا ہو تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا انسؓ کی حدیث کے مطابق بیٹھ کر نماز پڑھائی تو صحابہ کرامؓ نے بھی بیٹھ کر پڑھی لیکن آخری نماز میں سیدنا ابو بکرؓ نے کھڑے ہو کر شروع کی تو مقتدیوں نے بھی نبی کریم ﷺ کے بیٹھنے کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

---

۱ صحیح بخاری: ۱۱۱۷

۲ فتح الباری: ۲/۲۲۸-۲۲۹

مذکورہ تمام آراء و دلائل نقل کرنے کے بعد راقم اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ ان آرا میں جمہور اہل علم کی رائے و موقف درست اور حقیقت پر مبنی ہے کہ قاعد امام کی امامت میں قیام پر قادر مقتدی کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی امامت میں صحابہ کرامؓ کا بیٹھ کر نماز پڑھنا اور نبی اکرم ﷺ کا اُنہیں «فإذا صلى فصلوا جلوسا أجمعين» کا حکم دینا منسوخ ہے۔ اس حکم نبوی ﷺ کے منسوخ ہونے کی متعدد وجوہ ہیں جو درج ذیل ہیں:

ا۔ نماز میں قیام فرض ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ۝٢٣٨﴾[1]

''اور اللہ کے لئے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔''

قیام پر قادر شخص کھڑے ہو کر ہی قیام کرے گا اور قیام پر قادر نمازی بیٹھ کر نماز ادا نہیں کر سکتا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جیسا کہ پیچھے عمران بن حصین کی مرض بواسیر والی حدیث گزر چکی ہے، جس میں نبی کریم ﷺ کا صریح فرمان موجود ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے قیام پر قادر ہونے کے سبب کبھی بیٹھ کر نماز ادا نہیں کی البتہ زندگی کے آخری سال نفل بیٹھ کر پڑھ لیتے تھے چنانچہ سیدہ حفصہؓ کی روایت ہے کہ

مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا[2]

''میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی بھی بیٹھ کر نفلی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، حتی کہ وفات سے ایک سال پہلے تک (ایسا ہی تھا، پھر آخری سال) آپ بیٹھ کر نفلی نماز بیٹھ کر پڑھ لیتے تھے اور کوئی سورۃ پڑھتے تھے اور اسے ترتیل سے پڑھتے حتی کہ وہ اپنی اصل طوالت سے بھی زیادہ لمبی ہو جاتی۔''

امام بخاری نے سیدہ عائشہؓ کی روایت ان الفاظ سے بیان کی ہے:

---

۱ سورۃ البقرۃ: ۲۳۸

۲ جامع ترمذی: ۳۷۳

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ[1]

”سیدہ عائشہ سے مروی ہے کہ اُنھوں نے راوی کو بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ کو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے کبھی بھی نہیں دیکھا، حتی کہ آپ عمر رسیدہ ہوگئے، بڑھاپے میں آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے، حتی کہ جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس کے قریب آیات پڑھ کر رکوع کر لیتے۔“

رسول اکرم ﷺ نے تو طاقت رکھنے والے نمازی کے نفل نماز میں کھڑے ہونے کے بجائے بیٹھ کر ادا کرنے کو نصف اجر کا حقدار قرار دیا ہے۔[2]

اس حدیث کے الفاظ «فان لم تستطع» کے متعلق امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

"استدل به من قال لا ينتقل المريض إلى القعود إلا بعد عدم القدرة على القيام وقد حكاه عياض عن الشافعي وعن مالك وأحمد وإسحاق لا يشترط العدم بل وجود المشقة والمعروف عند الشافعية أن المراد بنفي الاستطاعة وجود المشقة الشديدة بالقيام أو خوف زيادة المرض أو الهلاك ولا يكتفى بأدنى مشقة..."[3]

”اس حدیث سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں کہ مریض کو قیام پر قادر نہ ہونے کی صورت کے علاوہ بیٹھ کر نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ قاضی عیاض نے امام شافعی، امام مالک، امام احمد اور امام اسحاق سے یہی روایت کیا ہے کہ عدم قیام کی شرط نہیں ہے، بلکہ مشقت کا وجود ہے، اور شافعیہ کے ہاں معروف ہے کہ عدم استطاعت سے مراد شدید مشقت، مرض کی زیادتی کا اندیشہ یا ہلاکت ہے، ہلکی مشقت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔“

---

۱ صحیح بخاری: ۱۱۱۸

۲ جامع ترمذی: ۳۷۱

۳ فتح الباری: ۲/ ۷۵۸-۷۵۹

۲۔سیدنا ابو ھریرہؓ، سیدنا انسؓ اور سیدہ عائشہؓ وغیرہ کی وہ روایات، جن میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان «فإذا صلى فصلوا جلوسا أجمعين» موجود ہے، آپ ﷺ کے گھوڑے سے گرنے کی بنا پر آپ ﷺ کے زخمی ہونے کی بنا، پر بیٹھ کر نماز پڑھانے اور مقتدیوں کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ یہ واقعہ ۵ھ کا ہے جبکہ حضرت عائشہؓ کی روایت[1]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الله عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ الله ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ[1]

آپ ﷺ کی مرض الموت کا واقعہ ہے اور یہ ۱۱ھ میں آپ ﷺ کی آخری نماز ہے۔[2]

جس میں آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور آپ ﷺ کی اقتدا میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور باقی مقتدی صحابہ کرامؓ کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ۵ھ کا عمل اور آپ ﷺ کا ارشاد منسوخ ہے، اگر منسوخ تسلیم نہ کریں تو پھر لازم آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ صحابہ کرامؓ سے نماز کا اعادہ کرواتے لیکن آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے نماز کا اعادہ نہیں کروایا کیونکہ یہاں امام کی اتباع میں بیٹھنے کی بجائے مقتدیوں نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

۳۔اگر قاعد امام کی اتباع میں مقتدیوں کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا پہلا حکم بدستور جاری ہوتا تو رسول اکرم ﷺ اس نماز کے اعادہ کا حکم دیتے لیکن آپ ﷺ نے اعادہ کا حکم نہیں دیا جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا پہلا حکم (جو گھوڑے سے گرنے پر نماز پڑھائی یا گھر میں نماز پڑھائی) « فإذا صلى جالسا فصلوا » منسوخ ہے اور آپ ﷺ کی اقتدا میں صحابہ کرامؓ کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ناسخ ہے۔

۴۔انہیں وجوہ کی بنا پر جمہور اہل علم نے اس حدیث کو منسوخ اور سیدہ عائشہؓ کی روایت کو ناسخ قرار دیا چنانچہ ان اہل علم میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

---

۱ صحیح بخاری: ۱۱۱۸

۲ فتح الباری، ص: ۲۲۷

قاعد امام کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم منسوخ قرار دینے والے ائمہ

① سیدنا ابوہریرہؓ کی مندرجہ بالا روایت کو جمہور اہل علم مثلاً امام شافعی، امام ابوحنیفہ اور عبداللہ بن مبارک وغیرہ نے منسوخ قرار دیا ہے۔[1]

② امیر المومنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاری اور ان کے استاد گرامی شیخ حمیدی نے بھی منسوخ قرار دیا ہے چنانچہ جامع صحیح بخاری میں سیدنا انس بن مالکؓ کی حدیث «فإذا صلى فصلوا جلوسا أجمعين» لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:

قال الحميدي: قوله: «إذا صلى جالسا فصلوا جلوسا» هو في مرضه القديم، ثم صلى بعد ذلك النبي صلى الله عليه وسلم جالسا، والناس خلفه قياما، لم يأمرهم بالقعود، وإنما يؤخذ بالآخر فالآخر من فعل النبي ﷺ[2]

"امام حمیدی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان «إذا صلى جالسا فصلوا جلوسا» آپ کی قدیم بیماری کی حالت میں تھا، پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں دیا۔ اور (اصول یہی ہے کہ) نبی کریم ﷺ کے آخری سے آخری عمل کو لیا جاتا ہے۔"

③ امام جعفر احمد بن طحاوی حنفی لکھتے ہیں:

"نظر صحیح کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اگر مقتدی کو عذر نہ ہو تو اس سے قیام ساقط نہیں ہو گا کیونکہ جب مقتدی امام کی نماز میں داخل ہو تو جو چیز مقتدی پر فرض ہو، وہ امام کی نماز میں داخل ہونے سے ساقط نہیں ہوتی، جب مقیم مثلاً ظہر کی نماز مسافر امام کی اقتدا میں پڑھے تو اس پر چار رکعت نماز پڑھنی چاہئے اور مسافر دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر دیتا ہے اور اس کی اقتدا کرنے سے مقیم پر یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بھی دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرے بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ دو رکعت نماز اور پڑھے اور

---

١ فتح الباری: ۲/ ۲۲۷-۲۳۰

۲ صحیح بخاری: ۶۸۹

اس پر جو چار رکعت نماز ظہر فرض تھی، اس کو پورا کرے اس سے یہ واضح ہو گیا کہ مقتدی پر وہ چیز فرض ہے، وہ امام کی اقتدا کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتی پس جو مقتدی تندرست ہو اس پر نماز میں قیام فرض ہے اور بیمار امام جو قیام پر قادر نہ ہو، اس کی اقتدا کرنے کی وجہ سے سیدنا ابو بکرؓ اور دوسرے نمازیوں سے قیام ساقط نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور سیدنا ابو بکرؓ نے اور باقی نمازیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی۔"[1]

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام طحاوی کے نزدیک بھی سیدنا ابو ہریرہؓ اور سیدنا انسؓ والی حدیث منسوخ ہیں اور سیدہ عائشہ کی مذکورہ حدیث ان کی ناسخ ہے۔

④ علامہ ابن حجر عسقلانی نے بھی ابو ہریرہؓ والی حدیث منسوخ اور سیدہ عائشہؓ کی حدیث کو ناسخ قرار دیا ہے اور تمام مذکورہ آرا بیان کرنے کے بعد ان کے دلائل کا رد کیا ہے۔[2]

⑤ صحیح مسلم کے ابواب کی تبویب میں امام نووی نے سیدنا ابو ہریرہ وغیرہ والی قاعد امام کی امامت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والی احادیث کو منسوخ سمجھتے ہوئے ہی ان الفاظ میں باب قائم کیا ہے:

باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس وأن من صلى خلف إمام جالس لعجزه عن القيام لزمه القيام إذا قدر عليه ونسخ القعود خلف القاعد في حق من قدر على القيام[3]

"امام کے نائب بنانے کا باب جو لوگوں کو نماز پڑھائے جب امام کو مرض، سفر وغیرہ جیسے عوارض لاحق ہوں، اور جو شخص کسی معذور قاعد امام کے پیچھے نماز پڑھے اگر وہ قدرت رکھتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے، قاعد امام کے پیچھے کھڑے ہونے کی قدرت رکھنے والے کے لئے بیٹھنا منسوخ ہے۔"

---

۱ نعمۃ الباری: ۲/۵۶۸-۵۶۹؛ شرح معانی الآثار از امام طحاوی: ۱/۵۲۵
۲ فتح الباری: ۲/۲۲۴-۲۳۱
۳ صحیح مسلم: ۴۴۷

اس باب میں سیدہ عائشہؓ کی روایت بیان کی گئی ہے جس میں آپ ﷺ کی مرض الموت والی نماز کا ذکر کیا ہے اور اس میں واضح الفاظ ہیں کہ

وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ[1]

"سیدنا ابو بکر نبی کریم ﷺ کی امامت میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، اور لوگ سیدنا ابو بکر کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے، جبکہ نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔"

امام نووی نے لکھا ہے کہ امام مالک کی ایک روایت کے مطابق "جو شخص کھڑا ہونے پر قادر ہو، اس کی نماز بیٹھنے والے امام کے پیچھے صرف اس صورت میں جائز ہے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔"[2]

⑥ امام خطابی بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے والی احادیث کو منسوخ تصور کرتے ہیں:

وفي اقامة رسول الله ﷺ ابابکرعن یمینه وهو مقام المأموم وفي تكبيره بالناس وتكبيره أبي بكر بتكبيره بيان واضح أن الإمام في هذه الصلوة رسول الله ﷺ وقد صلى قاعدا والناس من خلفه قيام وهي آخر صلوة صلاها بالناس الخ[3]

"نبی کریم ﷺ کا سیدنا ابو بکر کو اپنے دائیں جانب کھڑا کرنا جو مقتدی کا مقام ہے، اور سیدنا ابو بکر کا آپ کی تکبیرات پر تکبیرات کہنا ایک واضح امر ہے۔ اس نماز میں امام نبی کریم ﷺ تھے اور آپ نے یہ نماز بیٹھ کر پڑھی تھی، جبکہ سیدنا ابو بکر اور باقی لوگوں نے کھڑے ہو کر پڑھی تھی، اور یہ نبی کریم ﷺ کی آخری نماز تھی۔"

⑦ علامہ محمود بن احمد عینی نے بھی قاعد امام کی امامت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے حکم کو منسوخ کہا ہے اور دلائل دیتے ہوئے اس طرح رقم طراز ہیں:

"اس قاعدہ پر سب کا اتفاق ہے کہ جب مقتدی امام کی نماز میں داخل ہو تو جو چیز اس پر

---

۱ ایضاً، ح: ۹۳۶، ص: ۲۴۴
۲ شرح مسلم للنووی: ۲/ ۱۵۸۹
۳ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد: ۱/ ۲۳۴

پہلے فرض نہ ہو تو امام کی نماز میں داخل ہونے سے وہ چیز اس پر فرض ہو جاتی ہے جیسے مسافر مثلاً مقیم امام کی اقتدا میں ظہر کی نماز پڑھے تو پہلے اس پر چار رکعت نماز پڑھنی فرض نہیں تھی مگر اب مقیم امام کی اقتدا کرنے کی وجہ سے اس پر بھی چار رکعت پڑھنا فرض ہو گئی۔ اس طرح جو چیز اس پر پہلے فرض تھی اب امام کی اقتدا سے وہ فرض اس سے ساقط نہیں ہو گا مثلاً مقیم نے مسافر امام کی اقتدا میں ظہر کی نماز پڑھی تو پہلے اس پر چار رکعت نماز فرض تھی اور مسافر امام نے دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تو مقیم مقتدی سے دو رکعت پڑھنے کی فرضیت ساقط نہیں ہو گی، اسی طرح جب صحت مند شخص بیمار کی اقتدا میں نماز پڑھے گا تو امام کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی وجہ سے صحت مند شخص سے قیام کی فرضیت ساقط نہیں ہو گی۔"[1]

بعض اعتراضات اور ان کی وضاحت

اعتراض نمبر ۱: نماز کے احوال میں امام کی متابعت ضروری ہے اور اگر امام نماز بیٹھ کر پڑھائے تو مقتدی بھی نماز بیٹھ کر پڑھیں؟

وضاحت: یہ درست ہے کہ نماز کے تمام احوال میں امام کی متابعت ضروری ہے، البتہ کسی شرعی دلیل کی بنا پر امام کی مخالفت ہو سکتی ہے جیسے امام قیام کھڑے ہونے کی صورت میں کرتا ہے لیکن کوئی مقتدی امام کے پیچھے کسی عذر کی بنا پر اس کی اقتدا میں بیٹھ کر 'قیام' کر سکتا ہے اور اسی طرح رکوع و سجود بھی اشاروں سے کر سکتا ہے۔

سیدنا ابوہریرہؓ، سیدنا انسؓ اور سیدہ عائشہؓ کی روایات ۵ ھ کی ہیں جبکہ سیدہ عائشہؓ کی نبی مکرم ﷺ کی مرض الموت والی روایت ۱۱ھ کی ہے جو نبی مکرم ﷺ کی آخری نماز ہے جس میں سیدنا ابو بکرؓ اور دیگر مقتدی صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کے بیٹھنے کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ یہ اس بات پر دلالت کرتی کہ یہاں شرعی دلیل (نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں آپ ﷺ کی امامت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا اور آپ ﷺ کا ان کو اعادہ کرنے کا حکم نہ دینا) ہے لہذا یہاں متابعت ضروری نہ تھی کیونکہ امام کسی عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں

۱ نخب الافکار فی تنقیح مبانی الاخبار فی شرح شرح معانی الآثار: ۲/۱۵، قدیمی کتب خانہ، کراچی

جیسا کہ پیچھے عمران بن حصین کی بواسیر کے مرض والی روایت گزر چکی ہے۔

اس کی مثال اس طرح ہے کہ تیمم کرنے والے کی امامت میں متوضی نماز پڑھ سکتا ہے تو یہاں متابعت نہیں ہوئی، اس لئے امام نے پانی دستیاب نہ ہونے کی بنا پر یا کسی اور عذر کی بنا پر تیمم کیا تھا جبکہ مقتدی بغیر کسی عذر کے کس طرح تیمم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اس کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ جرابوں / عمامہ پر مسح کرنے والے امام کی اقتدا میں پاؤں دھونے والے اور ننگے سر کا مسح کرنے والے مقتدی نماز کی ہو جاتی ہے۔

پس ثابت ہوا کہ اس اعتراض کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور سیدنا ابو ہریرہؓ کی روایت منسوخ اور سیدہ عائشہؓ کی روایت ناسخ ہے۔

اعتراض نمبر ۲: بیٹھ کر نماز پڑھانا نبی کریم ﷺ کا خاصّہ تھا۔ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو بیٹھ کو نماز پڑھانے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: «لَا يَؤُمَّنَّ بعدي جالسا»

وضاحت: نبی اکرم ﷺ کا خاصہ ہونے کے لئے شرعی دلیل ضروری ہے جبکہ یہاں کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد «لَا يَؤُمَّنَّ بعدي جالسا» ثابت نہیں ہے کیونکہ یہ روایت ضعیف ہونے کی بنا پر دلیل نہیں بن سکتی، اس روایت میں جابر جعفی راوی کذاب ہے۔[۱] نیز ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ یہ روایت مرسل بھی ہے اور مرسل تابعی حجت نہیں ہے۔[۲] اس روایت کے متعلق ابن بزیزہ لکھتے ہیں:

"لوصحّ لم يكن فيه حجة لأنه يحتمل أن يكون المراد وضع الصلوة بالجالس أي يعرب قوله جالسا مفعولا لأجله"[۳]

"اگر یہ روایت صحیح بھی ثابت ہو جائے تو حجت نہیں ہے کیونکہ یہ احتمال رکھتی ہے کہ اس کی مراد یہ ہو کہ بیٹھنے کی وجہ نماز کو ترک کر دینا..."

اعتراض نمبر ۳: بعض اہل علم نے کہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی آخری نماز جس میں آپؐ جماعت کے دوران ملے تھے، اس میں آپ ﷺ امام نہیں تھے بلکہ سیدنا ابو بکرؓ نے امامت کا فریضہ

---

۱ فتح الباری: ۲/ ۲۲۷

۲ ابن حجر عسقلانی، فتح نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفقہ، ص: ۶۳-۶۴، وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان، ۱۹۸۷ء

۳ فتح الباری: ۲/ ۲۲۷

سرانجام دیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ مسروق نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی امامت میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔[1]

وضاحت: یہ اعتراض غلط ہے کیونکہ امام نبی اکرم ﷺ ہی تھے، نہ کہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ چنانچہ سیدہ عائشہؓ کی روایت میں یہ وضاحت ہے کہ

فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مُقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ[2]

اس طرح نبی اکرم ﷺ کے امام ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وہاں سے قرات شروع کی جہاں حضرت ابو بکرؓ نے چھوڑی تھی۔ اور اس لئے بھی یہ بات درست نہیں ہے کہ قرآن مجید میں خالق کائنات نے نبی اکرم ﷺ سے آگے بڑھنے کو منع کر دیا ہے۔ ارشاد ہے کہ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُولِهِ﴾[3]

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بار حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ اور ایک بار حضرت ابو بکرؓ کی امامت میں نمازیں ادا کی تھیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کی امامت میں اس لئے نمازیں پڑھی تھیں کہ جب نبی اکرم ﷺ ان نمازوں کو ملے تو ایک رکعت ادا کی جا چکی تھی لیکن اس آخری نماز میں ابھی پہلی رکعت کے قیام پر ہی تھے کہ آپ ﷺ تشریف لے آئے اور جماعت کروائی۔[4]

اعتراض نمبر ۴: چار صحابہ کرامؓ: حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت انسؓ، حضرت اسید بن حضیرؓ اور حضرت قیس بن فہدؓ کا فتویٰ اور ان کا عمل قاعد امام کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ہے اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کے عمل کی مخالفت کرتے؟

---

۱ فتح الباری

۲ صحیح بخاری: ۷۱۳

۳ سورۃ الحجرات: ۱

۴ صحیح مسلم: ۱۰۵

وضاحت : یہ اعتراض اس لئے اہمیت نہیں رکھتا کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے عمل اور ان کی موجودگی میں تمام موجود صحابہ کرامؓ کا عمل ان چاروں صحابہؓ کے خلاف ہے، اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور حضرت ابو بکرؓ سمیت تمام مقتدی صحابہ کرامؓ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی (حوالہ مذکورہ) اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اعادہ کا حکم نہیں دیا۔ صحابہ کرام ﷺ کا عمل اس وقت حجت ہوتا ہے جب قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ سے کوئی مسئلہ ثابت نہ ہو، قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ .... ﴾[1]

لہٰذا صحابہ کرامؓ کے عمل و فتویٰ کو ملحوظ رکھتے ہوئے امام ابن حبان کا اس مسئلہ پر اجماعِ صحابہؓ کا دعویٰ باطل ہے، ویسے بھی حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ کی روایت (جس میں آپ ﷺ کی مرض الموت کی آخری نماز کا ذکر ہے) سن کر نبی اکرم ﷺ کے بیٹھے ہونے اور مقتدیوں کے کھڑے ہونے کے متعلق کوئی انکار نہیں کیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن عباسؓ اس حدیث کو ناسخ سمجھتے تھے تو اجماعِ صحابہؓ کیسے ہو گیا۔

اعتراض نمبر ۵: امام احمد ان دونوں قسم کی احادیث میں تطبیق دینے کی کوشش اس لئے قابل تسلیم نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھانے اور صحابہؓ کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دینا ۵ھ کا واقعہ ہے جبکہ آپ ﷺ کا بیٹھ کر نماز پڑھنا اور صحابہ کرامؓ کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ۱۱ھ کا واقعہ اور آپ ﷺ کی آخری نماز کا واقعہ ہے اور یہ کہ کھڑے ہونے کی طاقت رکھنے والے کی بیٹھ کر نماز نہ ہونے پر نبی اکرم ﷺ کا درج ذیل فرمان موجود ہے:

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ[2]

لہٰذا یہ تمام اعتراضات مسترد ہیں اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت منسوخ اور سیدہ عائشہؓ کی روایت ناسخ ہے۔

---

۱ سورۃ النساء : ۵۹

۲ صحیح بخاری: ۱۱۱۷